



سوال

(451) مقروض کے لیے حج واجب نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مقروض کے لیے حج لازم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب انسان پر اس قدر قرض ہو، جو اس کے سارے مال کے برابر ہو تو اس پر حج واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج اس آدمی پر فرض کیا ہے، جو استطاعت رکھتا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۙ ۹۷ ... سورة آل عمران

”اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھے وہ اس کا حج کرے۔“

اور جس شخص پر اس قدر قرض ہو کہ اسے ادا کرنے کے بعد اس کے پاس کچھ بھی نہ بچے تو اس کا مطلب ہے کہ اسے حج کی استطاعت نہیں ہے۔ وہ پہلے اپنا قرض ادا کرے اور بعد میں جب اس کے لیے آسانی ہو تو حج کر لے۔ اگر قرض اس کے مال سے کم ہو، یعنی قرض ادا کرنے کے بعد بھی اس کے پاس مال بچ جائے تو قرض ادا کرنے کے بعد حج کر لے، حج خواہ فرض ہو یا نفل۔ اگر حج فرض ہو تو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ اسے جلد ادا کرے اور اگر حج فرض نہ ہو تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو ادا کر لے اور اگر نہ چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 407



محدث فتویٰ